احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 2 فروری 2015ء 12 ربیع الثانی 1436 ہجری 2 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 28

سوموار 2 فروری 2015ء

لا ثانی کلام

کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لؤ لوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اِقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی، کہاں مقدور اِنساں ہے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

جلسہ کے دوران متفرق امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

☆ ڈسپلن کے شعبہ سے خواہ وہ جلسہ گاہ کے اندر ہے یا باہر۔ اُن سے تعاون کریں اور تعاون کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوران جلسہ آپ جلسہ گاہ کے اندر خاموشی سے بیٹھ کر جلسے کی کارروائی سنیں۔ ٹولیوں اور گروپوں کی صورت میں باہر کسی جگہ نہ گفتگو کریں نہ ہی بیٹھیں خاص طور پر ڈائیننگ ایریا، بک سٹالوں پر، نمائش کی جگہ یا اور دوسری جگہوں پر۔ اگر منتظمین جلسہ آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ''جلسہ گاہ میں چلیں'' تو ان سے تعاون فرمائیں۔

☆ اگر ڈیوٹی والے کسی کارکن نے آپ کو یا آپ کے بچہ کو خاموش ہونے کے لئے کہا ہے تو اس سے بھی بھرپور تعاون کریں اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس سے جھگڑا مت کریں۔

☆ صفائی کے متعلق بھی ہدایات کو سامنے رکھیں۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کسی جگہ یہ دیکھیں کہ یہاں صفائی نہیں ہے تو خود بھی حصہ لے کر اس جگہ کی صفائی کر دیں یہ نہیں کہ کارکن جب آئے گا وہی صفائی کرے گا۔ بلکہ اگر چھوٹی موٹی صفائی کی ضرورت ہے تو خود کر لیں۔

☆ فضول گفتگو سے بھی اجتناب کریں۔

☆ جب نداء ہو جائے تو خاموشی کے ساتھ نماز کی جگہ پر آئیں اور خاموشی سے ہی امام کا انتظار کریں۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ نماز میں انتظار کے دوران بہت سے لوگ اپنی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے ایک تو ان لوگوں کو جو ذکر الٰہی اور نوافل میں مصروف ہوتے ہیں آپ انہیں ڈسٹرب کر رہے ہوتے ہیں دوسرے گفتگو کر کے آپ اپنا خود روحانی نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں۔...... نداء کے بعد اقامت کہنے تک کے دوران کی گئیں دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں تو اس وقت کو جو قبولیت دعا کا وقت ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

☆ دوران جلسہ اگر کسی غیر از جماعت کی تقریر ہو رہی ہو اور آپ کو اس کی کوئی بات پسند آئے تو تالیوں کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہنا چاہئے۔ حضور فرماتے ہیں: ''تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے''۔

☆ اس سلسلہ میں آخری بات یہ کہنی چاہوں گا کہ جلسہ کے بابرکت ہونے، کامیاب ہونے اور جلسہ کے منتظمین کے لئے بھی دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک پر اپنا فضل فرمائے، ہر ایک کو بہتر رنگ میں کام کی توفیق دے اور سب کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث کرے۔

جلسہ پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھا ہو جانے کا تصور لے کر نہ آئیں۔ جلسہ کی تقاریر کو پورے غور اور توجہ سے سنیں۔ (الفضل 21۔اگست 2014ء)

خدا سے سچی محبت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ہماری جماعت (جس سے مخالف بُغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہیے کہ مَیں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچّی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض وکینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 144)

☆..........☆..........☆

ربوہ میں ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگیں۔ امرود کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیار شدہ پودوں سے پھل حاصل کر کے کسی حد تک اس کمی کو پورا کر سکے گا۔ (الفضل 19 مارچ 1996ء)

☆..........☆..........☆

کفالت یتامیٰ کا نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام جاری ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی سکیم ہے۔ (خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

مشعل راہ

دعوت الی اللہ کیلئے نرمی اور ملاطفت سے کام لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004ء میں فرماتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض طبیعتیں ہوتی ہیں جن کا ذاتی میلان یا رجحان ہی دین کی طرف نہیں ہوتا۔ ان کو اگر شروع میں ہی (دعوت الی اللہ) شروع کر دی جائے تو ان کا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں وہ تو لامذہب لوگ ہیں، وہ تو بعض خدا پر بھی یقین کرنے والے نہیں ہوتے۔ اپنے مذہب سے جو ان کا بنیادی مذہب ہے اس سے بھی دور ہٹے ہوئے ہوتے ہیں اور مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی تو وہ ہماری بات کیسے سنیں گے۔ پہلے تو بات یہ ہے کہ ان کو مذہب پر یقین پیدا کروانا ہوگا، پہلے ان کو خدا کی پہچان کروانی ہوگی۔ جب اس طرز پر باتیں ہوں گی تو نہ صرف ایک شخص جس کو آپ (۔) کر رہے ہیں اس پر اثر ہوگا بلکہ ماحول پر بھی اثر ہو رہا ہوگا۔ اور ماحول میں بھی یہ اظہار ہو رہا ہوگا کہ یہ شخص خدا کا خوف رکھنے والا ہے اور خدا کی خاطر ہر کام کرنے والا ہے اور خدا کی خاطر خدا کی طرف بلانے والا ہے۔ اس میں ایک درد ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندے اس کے آگے جھکیں اور یہ کسی ذاتی مفاد کے لئے کام نہیں کر رہا۔ اس بات سے کہ جو کچھ بھی ہے خدا تعالیٰ کی خاطر ہے اس کا ماحول پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے اور دعوت الی اللہ کے اور بھی مواقع میسر آ جاتے ہیں اور اس میں مزید آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے لوگ مخالفین سے سختی سے پیش نہ آیا کریں۔ ان کی درشتی کا نرمی سے جواب دیں اور ملاطفت سے سلوک کریں۔ چونکہ یہ خیالات مدت مدید سے ان کے دلوں میں ہیں رفتہ رفتہ ہی دور ہوں گے۔ اس لئے نرمی سے کام لیں۔ اگر وہ سخت مخالفت کریں تو اعراض کریں۔ مگر اس بات کے لئے اپنے اندر قوّت جاذبہ پیدا کرو اور قوت جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق مومن بنوگے‘‘۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 232)

اپنی طرف کھینچنے کے لئے، ایک کشش پیدا کرنے کے لئے کہ لوگ آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں فرمایا کہ سچے مومن بنوگے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیئے ہیں ان کو بجا لانے کی کوشش کرو گے تب اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال رہے گی اور لوگوں پر بھی اثر ہو گا۔ اب دیکھیں کہ عیسائی پادری تبلیغ کرتے ہیں اکثر و بیشتر ایسے ہمدرد بن کے اپنی طرف مائل کر رہے ہوتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر افریقہ میں بڑی ہمدردی سے لوگوں کے ساتھ پیش آ رہے ہوتے ہیں۔ دل میں جو مرضی ہو یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہری طور پر گاؤں میں جا کے ہمدردی کر رہے ہوتے ہیں، ان کی ضروریات کو پورا کر رہے ہوتے ہیں، ان کو پیغام پہنچا رہے ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ وہ ایک جھوٹے مقصد کے لئے کر رہے ہیں جبکہ اصل سچائی ہمارے پاس ہے۔ ہمیں تو اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے تا کہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جا سکے۔

(روزنامہ الفضل 31۔اگست 2004ء)

ہر ایک کے لئے رحمت

حمدِ خدا کے ساتھ کروں بات آپؐ کی
اوقات میری کیا کہ کہوں نعت آپؐ کی

رحمٰن وہ، شفیق و مہربان آپؐ بھی
رحمت ہر ایک کے لئے ہے ذات آپؐ کی

یہ اہتمام کائنات اس لئے ہی تھا
آنی تھی ایک روز جو بارات آپؐ کی

سدرۃ منتہیٰ جہاں جبریلؑ بھی نہ تھے
کیا خوب تھی خدا سے ملاقات آپؐ کی

آبِ زلال کا وہاں چھڑکاؤ ہو گیا
جس جگہ مدح خوب ہوئی رات آپؐ کی

شاہوں کو اس کے در کی گدائی پہ ناز ہو
مل جائے جس فقیر کو خیرات آپؐ کی

میں کہہ نہ پا سکوں گا ظفؔر قصہ مختصر
ہر قول و فعل آپؐ کا ہے نعت آپؐ کی

مبارک احمد ظفرؔ

اردو کے ضرب المثل اشعار

ارادے باندھتا ہوں ' سوچتا ہوں' توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتؔہ
ہے آگ سی جو سینے کے اندر لگی ہوئی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاءالاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت میاں نظام الدین صاحب جہلمی ٹیلر ماسٹر

حضرت میاں نظام الدین صاحب ولد میاں ولی محمد صاحب محلّہ ملاحاں جہلم کے رہنے والے تھے اور پیشہ کے لحاظ سے ٹیلر ماسٹر تھے۔ 1902ء میں آپ نے حضرت اقدس کی زیارت و بیعت کی اور پھر ساری زندگی اس عہد بیعت پر استقامت دکھائی۔ بیعت کے بعد ایک عرصہ آپ افریقہ میں بھی رہے، بالآخر ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور یہیں وفات پائی۔ آپ کے احمدیت قبول کرنے کا باعث ایک مولوی صاحب کی حضرت مسیح موعود کے متعلق غلط بیانی تھی جس کی تصدیق کے لئے آپ نے خود قادیان کا سفر کیا اور مولوی صاحب کے بیان کو خلاف واقعہ پا کر حضرت اقدس کی بیعت کر لی آپ اپنی قبول احمدیت کی داستان بیان کرتے ہیں کہ

''1902ء کے جلسہ سالانہ (مراد جلسہ انجمن اسلامیہ لاہور۔ ناقل) میں لاہور آیا، جلسہ کے بعد نماز کے لئے جب نکلے تو ایک مولوی صاحب وعظ کر رہے تھے کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) کوڑھی ہو گئے ہیں کیونکہ نبیوں کی ہتک کرتے ہیں۔ میں حضرت صاحب کے دیکھنے کے لیے قادیان آیا، میرے ساتھ دو اور شخص بھی تھے حبیب اللہ حلوائی، محمد بخش خیاط جہلمی۔ جب قادیان آئے تو عصر کا وقت تھا، نماز ہو چکی تھی، لوگوں سے حضرت صاحب کے متعلق پوچھا کہ وہ نماز کے لئے آئیں گے؟ لوگوں نے کہا کہ پہلے چلے جاؤ (بیت) مبارک میں اُن کے پاس جگہ مل جائے گی، ہمیں چونکہ تحقیق کا شوق تھا کہ بات سچی ہے یا غلط۔ لہٰذا میں اس جگہ پر جہاں حضرت صاحب کھڑے ہوا کرتے تھے، بیٹھ گیا۔ مغرب کے وقت حضرت صاحب تشریف لائے اور (بیت) مبارک کی چھت پر میرے سامنے کھڑے ہو گئے، جب تکبیر ہوئی میں نے آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھا پھر مولوی عبدالکریم صاحب کی امامت میں نماز شروع ہوئی۔ حضرت صاحب نماز کے بعد بیٹھ گئے، مفتی محمد صادق صاحب کو مخاطب کر کے حالات دریافت کئے، اس کے بعد طاعون کا ذکر ہوا کیونکہ طاعون ابھی نئی نئی تھی، اس کے بعد فرمایا: میں نے ان لوگوں کو پہلے سے متنبہ کر دیا تھا کہ پنجاب میں طاعون آنے والی ہے لیکن لوگوں نے غور نہیں کیا بلکہ مخالفت کی، مخلوق اب اس کے نتیجہ میں ہلاک ہو رہی ہے، ٹیکہ کی غلطی سے جو آدمی ملکوال میں مر گئے اُس سے مخالفت اور بڑھ گئی۔

فرمایا: مولوی صاحب کہاں ہیں؟ حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت صاحب سے پچھلی صف میں تھے وہاں سے اُٹھ کر آگے آ گئے، مخالفت اور طاعون کی باتیں ہوتی رہیں۔ پھر حضور عشاء کی نماز کے بعد تشریف لے گئے۔ صبح کے وقت مولوی صاحب کے پاس پوچھنے کی تجویز کی کہ کیا مرزا صاحب یہی ہیں یا کوئی اور؟ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ ہمارا مولوی غیر (از جماعت) قرآن اٹھا کر جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔

9 بجے مولوی صاحب مطب میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مولوی نے اعتراض کیا تھا کہ مرزا صاحب پلاؤ اور زردہ کھاتے ہیں! مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں قرآن میں پلاؤ زردہ حلال ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر مولوی شرمندہ ہو گیا اور کہا کہ سُنا ہے کہ ایسے لوگ پہلے فاقہ کیا کرتے تھے؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اپنے اپنے وقت پر ہر شخص کو لازم آتا ہے، کرتا ہے۔ جب ہر ایک نعمت موجود ہو تو خدا نے کھانے سے منع نہیں کیا۔ تب میں نے سوال کیا اور اشتہار نکال کر دکھایا کہ ہمارا مولوی یہ کہتا تھا اور ہم نے اس جگہ پر آ کر مرزا صاحب کو تندرست دیکھا ہے، کیا یہی وہ مرزا صاحب ہیں کیونکہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ سے پہلے مجھے یہ اشتہار مل چکا ہے، یہی مرزا ہے خود ہی دیکھ لو کہ یہ مرزا سچا ہے یا تمہارا مولوی سچا ہے۔

ظہر کے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں تو مولوی کا اس قدر جھوٹ دیکھ کر مرزا صاحب کی بیعت کر لوں گا، تمہارا کیا خیال ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم بھی کر لیتے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور کی خدمت میں سارا واقعہ پیش کر دیا اور عرض کیا کہ چونکہ ہمیں واپس جانا ہے لہٰذا بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ مولوی لوگ میرے مقابلہ میں جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ میں اس وقت زار زار رو رہا تھا، فرمایا: ''کم از کم ایک ماہ تک رہو ورنہ مولوی تمہیں دھوکہ دے کر مرتد کر لیں گے۔'' میں نے کہا کہ کام زیادہ ہے صرف حضور کی زیارت کے لیے آئے تھے۔ پھر فرمایا کہ کم از کم ایک ہفتہ تک رہو، دنیا کے کاموں کے لئے تو برسوں رہتے ہو، یہ دین ہے خوب غور سے باتیں سُن کر مانو۔ آخر بڑے اصرار سے تین دن رہنے کی تجویز کی۔ تین دن کے بعد میں نے اور میرے ساتھیوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ میں نے سلام پہنچایا۔ پھر عرض کی کہ مخالفت ہو گی، دعا فرماویں۔ آپ نے دعا فرمائی اور ہم واپس چلے گئے۔

کرم الدین کے مقدمہ میں جب جہلم گئے، جماعت نے تجویز کی کہ سب چندہ کریں اور کھانے کا انتظام کیا جائے، دریائے جہلم کے کنارے پر ایک کوٹھی ہے اُس میں کبھی سیشن جج اجلاس کیا کرتا تھا، اُس میں حضور کو اُتارنے کی تجویز کی۔ حضور جب جہلم سٹیشن پر آئے تو بے شمار آدمیوں کا ہجوم تھا حتیٰ کہ بھیڑ کی وجہ سے حضور گاڑی سے اُتر نہیں سکتے تھے، اس جگہ ایک انگریز اور میم نے حضرت صاحب کا فوٹو بڑی مشکل سے لیا۔ بعد میں حضور کو گاڑی پر بٹھلا کر کوٹھی پر لے جایا گیا۔ وہاں ایک شخص غلام حیدر تحصیلدار تھا جو غیر (از جماعت) تھا، وہ ہنٹر لے کر حضرت صاحب کی گاڑی کے پائیدان پر کھڑا ہو گیا اور لوگوں کو حضرت صاحب کے نزدیک نہیں آنے دیتا تھا۔ آخر کوٹھی پہنچے، ہجوم زیادہ تھا اور اُن کا اصرار تھا کہ حضرت صاحب کو دیکھنا ہے، آخر کوٹھی کے اوپر کرسی بچھا دی، آپ آدھ گھنٹہ تک رونق افروز رہے، آخر لوگ آپ کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔ حضور رات وہیں رہے، جماعت نے حسب مقدور خاطر کی، میں نے بھی اس کوٹھی میں رات گزاری۔

صبح کی نماز سے فارغ ہو کر حضور صبح ہی کچہری چلے گئے، مولوی عبداللطیف صاحب شہید بھی آپ کے ساتھ تھے، بہت سے علماء کی ٹولیاں درختوں کے نیچے بیٹھی ہوئی تھیں جو لوگوں کو آپ کے پاس جانے سے منع کر رہے تھے۔ حضرت صاحب کچہری میں تشریف رکھتے تھے، ڈپٹی سنسار چند کے پاس مقدمہ تھا، خواجہ صاحب وکیل تھے۔ پہلے بات اس پر چلی کہ کیا مولوی کرم الدین جو مولوی محمد حسین کا سالا ہے کیا وہ محمد حسین کے بیٹے کی موجودگی میں (مولوی محمد حسن کی) ہتک کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ خواجہ صاحب نے ثابت کیا کہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ حضرت صاحب کرسی پر تھے اُس وقت تمام مجسٹریٹ اپنے اپنے کام بند کر کے حضرت صاحب کو دیکھنے کے لئے اس کمرے میں چلے آئے، ڈپٹی سنسار چند نے تقریر سن کر کہا کہ آپ تشریف لے جائیں مَیں چند منٹوں میں اس کا فیصلہ سنا دیتا ہوں۔

باہر آ کر ظہر کی نماز پڑھی، حضور نے فرمایا ''دعا کا موقع مل گیا ہے، سب دعا کریں۔'' تھوڑی دیر کے بعد ڈپٹی نے بلایا، خواجہ صاحب وغیرہ اندر گئے۔ اُس نے فیصلہ سنایا کہ سالا دعویٰ نہیں کر سکتا اور دعویٰ خارج کر دیا۔ حضور پھر واپس کوٹھی تشریف لے گئے......'' (الحکم 14 مئی 1935ء صفحہ 3)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سیرت المہدی میں بیان کرتے ہیں:

''میاں نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر جہلمی ثم افریقوی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری بیعت کا موجب ایک مولوی صاحب ہوئے جو لاہور انجمن اسلامیہ کے سالانہ جلسہ پر پنڈال سے باہر وعظ کر رہے تھے۔ وہ قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر حلفیہ طور پر بیان کر رہے تھے کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) کوڑھی ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ (نعوذ باللہ) نبیوں کی ہتک کرتے تھے۔ جس کو شک ہو قادیان جا کر دیکھ لے۔ خدا کی شان ہے کہ یہ سن کر میرے دل میں قادیان جانے کی تحریک پیدا ہوئی۔ جب میں آیا۔ تو حضرت صاحب کو بالکل تندرست پایا۔ تب میں نے حضور کو سارا قصہ سنایا۔ حضور نے ہنس کر فرمایا۔ یہ مولوی ہمارے مقابلہ میں جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ تب میں نے آپ کی بیعت کر لی کہ میں ان جھوٹوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا۔ بیعت کے ایک سال بعد حضور کرم دین کے مقدمہ کے تعلق میں شہر جہلم میں آئے۔ برلب دریا جماعت جہلم نے ایک کوٹھی حضور کی رہائش کے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ شام کے وقت جب حضور کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ میں گوشت ایک سال سے نہیں کھاتا۔ پلاؤ کا ایک تھال بھرا پڑا تھا۔ مگر حضور نے خمیری روٹی کے چند لقمے شوربہ میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پتلا کر کے کھائے۔ مگر پلاؤ کھانے سے انکار کیا۔ اس پر ہم لوگوں نے عرض کیا کہ حضور تبرکاً ایک لقمہ ہی اٹھا لیں۔ اس پر آپ نے چند دانے چاولوں کے اٹھا کر منہ میں ڈالے۔ باقی چاول ہم لوگوں نے تبرک کے طور پر تقسیم کر لئے۔ دوسرے دن جب ڈپٹی سنسار چند کے سامنے وکلاء کی تقاریر ہوئیں۔ تو ساڑھے چار بجے واپسی پر غلام حیدر صاحب تحصیلدار نے حضور سے کہا کہ آج خواجہ کمال الدین صاحب نے بہت عمدہ تقریر کی ہے (خواجہ صاحب بھی اس وقت ساتھ ہی تھے) حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ ابھی کیا ہے، آئندہ خواجہ صاحب کی اور بھی اچھی تقریر ہو گی۔ سو ہم نے دیکھا کہ بعد میں خواجہ صاحب کی تقریر حضور کی دعا کے مطابق بہت قابل تعریف ہوتی تھی۔ مگر افسوس کہ خواجہ صاحب نے اسے اپنی قابلیت کا نتیجہ سمجھا اور خلیفہ اول کی وفات پر ٹھوکر کھا کر خلافت سے الگ ہو گئے۔ جہلم میں حضور کے ساتھ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید بھی تھے۔ حضور احاطہ کچہری میں ان کے ساتھ فارسی میں گفتگو فرما رہے تھے اور اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور اردو میں تقریر فرمائیں تا کہ عام لوگوں کو بھی کچھ فائدہ ہو۔ اس پر حضور نے اردو میں تقریر شروع کر دی۔

اسی روز حضور نے کوٹھی پر عورتوں میں بھی ایک تقریر فرمائی۔ جس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں نے جو تم کو نصیحت کی ہے یہ میری آخری نصیحت ہے جس طرح کوئی مرنے والا اپنے لواحقین کو آخری وصیت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں واپس لوٹ کر نہ آؤں گا۔ اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ تم پھر مجھے اس شہر میں نہ دیکھو گے۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ میری نصیحت کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرو۔ چنانچہ ابھی مقدمہ کی پہلی ہی تاریخ تھی اور کسی کو پتہ نہ تھا کہ کتنی اور پیشیاں ہوں گی اور کتنی مرتبہ حضور کو جہلم آنا پڑے گا۔ مگر خدا کی قدرت کہ اس کے بعد مقدمہ ہی گورداسپور میں تبدیل ہو گیا۔ پھر حضور کو جہلم نہ جانا پڑا۔

اس کے بعد جہلم میں میری سخت مخالفت ہوئی۔ میں نے قادیان آ کر حضور سے افریقہ جانے کی اجازت طلب کی۔ حضور نے فرمایا کہ جب انسان سچائی قبول کر لیتا ہے تو پہلے ضرور ابتلاء آتے

ہیں اور اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کس قدر ابتلاؤں میں مبتلا کرنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ڈر ہے کہ باہر کہیں اس سے زیادہ ابتلا نہ آ جائے۔ میرے خیال میں آپ صبر سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی سامان پیدا کر دے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے ایک دوست نبی بخش افریقہ سے آئے۔ میں نے اُن سے حالات کا تذکرہ کیا۔ وہ مجھے افریقہ لے جانے پر رضا مند ہو گئے۔ اس وقت میں نے حضور سے پوچھا اور حضور نے اجازت دیدی اور میں ان کے ہمراہ چلا گیا اور خدا نے وہاں مجھے بیوی اور بچے بھی دیئے اور ہر طرح سے اپنا فضل کیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سفر جہلم 1903ء میں ہوا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 678 روایت نمبر 753)

آپ شعر و شاعری کا بھی شغف رکھتے تھے، آپ کی ایک اردو نظم اخبار الحکم میں درج ہے، یہ نظم آپ نے 29 جنوری 1920ء کو قادیان میں ہونے والے ایک مشاعرہ میں پڑھی:

نورِ توحید کا جس وقت اُجالا ہوگا
کفر مٹ جائے گا ...... دوبالا ہوگا
دیکھ لے گا اسی دنیا میں وہ فردوس بریں
جس نے ہر فتنہ میں ایمان سنبھالا ہوگا

(الحکم 14 فروری 1920ء صفحہ 10)

اپنے بیٹے بشیر احمد کی وفات پر آپ کی کہی گئی نظم اخبار الفضل 4 جنوری 1919ء صفحہ 10 کالم 3 پر شائع شدہ ہے۔ آپ نے 30۔ اکتوبر 1939ء کو قادیان میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''افسوس! میاں نظام الدین صاحب جہلمی جو حضرت مسیح موعود کے مخلص (رفیق) تھے، بعمر 65 سال وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی، نعش کو کندھا دیا اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ رفقاء میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔''

(الفضل 2 نومبر 1939ء صفحہ 1)

حضرت مصلح موعود جنازے کے ساتھ بہشتی مقبرہ بھی تشریف لے گئے اور آپ کی تدفین تک قبر پر کھڑے رہے اور سب سے پہلے مٹی کی تین مٹھیاں بھر کر ڈالیں۔

(الفضل 5 نومبر 1939ء صفحہ 2 کالم 3)

آپ کی وفات پر آپ کے چند دوستوں نے اخبارات میں کالم لکھے، حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس جو آپ کی وفات کے وقت آپ کے محلہ دارالرحمت کی (بیت) کے امام تھے، نے لکھا:

جہلم سے آئے، حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے واپس گئے اور کاروبار کے سلسلہ میں نیروبی چلے گئے جہاں خیاطی کی دکان اور کپڑے کی تجارت شروع کی جس میں خوب ترقی ہوئی۔ نیروبی کی جماعت کے آپ امام الصلوٰۃ تھے، آپ کی دیانت اور امانت کی قدر اغیار تک کرتے تھے۔ آریوں کا خوب مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آخر قادیان آ گئے، بعض لوگوں نے منع کیا کہ آپ کی دکان خوب چل رہی ہے اس کو مت چھوڑو مگر دکان بیچ دی اور روپیہ لے کر قادیان آ گئے اور سب سے پہلے انہوں نے وصیت کا دہم حصہ ادا کیا پھر تین مکان بنائے۔ چونکہ یہاں اتنا کاروبار نہ تھا کہ گزارا ہو سکے اس لئے بادلِ ناخواستہ ان کو باہر جانا پڑا اور میرے پاس ماریشس پہنچے، ان کو سینٹ پیئر میں مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم کی جگہ رکھا گیا، یہ دو سال وہاں رہے، بڑے اخلاص سے دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ آریوں کے خلاف خوب پرچار کرتے تھے اس لئے ان کا نام وہاں سوامی جی پڑ گیا۔ برجستہ تقریر کرتے تھے، بڑے فہیم اور سمجھدار تھے۔ پنجابی کے ان کو بہت شعر یاد تھے۔ میرے ہی ساتھ ماریشس سے واپس آئے پھر کچھ مدت کے بعد افریقہ گئے مگر وہاں کے حالات بالکل بدل چکے تھے، ان کی دکان پر مخالفوں نے پہرہ لگا دیا کہ کوئی ان سے معاملہ نہ کرنے پائے۔ اسی سفر میں تھے جب ان کی پہلی بیوی فوت ہوئی، اب اُن کے پسماندگان میں ایک بیوی معہ ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے دو بیٹیاں اور دو بیٹے بیوی اول سے ہیں۔

حضرت خلیفہ ثانی آپ کی عیادت کے لئے آپ کے مکان پر تشریف لائے اور ایک گھنٹہ حضور تشریف فرما رہے۔ آپ بہت پرانے رفیق تھے، حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو بہت محبت تھی۔

(الفضل 2 نومبر 1939ء صفحہ 6)

اسی طرح کینیا میں مقیم ایک احمدی دوست عبد اللہ صاحب نے لکھا:

مرحوم اس ملک میں شاید 1905ء میں تشریف لائے تھے، مرحوم پہلے تو یوگنڈا گئے اور پھر کچھ مدت کے بعد نیروبی تشریف لے آئے جہاں دکان کھول لی اور کام کرنا شروع کر دیا۔

بھائی نظام الدین صاحب کو دعوت الی اللہ کا از حد شوق تھا، آپ کی دکان پر دعوت الی اللہ کا سلسلہ صبح سے شام تک جاری رہتا، احمدیت کی کتابیں دکان پر موجود رہتیں۔ اس زمانہ میں ہماری باقاعدہ جماعت نہ تھی اور احمدی بھی دو تین ہی تھے، بھائی نظام الدین صاحب چندہ جمع کر کے بھجوا دیا کرتے تھے، میں چونکہ چندہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے نام ہی روانہ کیا کرتا تھا لیکن بھائی مرحوم پلٹن میں آ کر کئی دفعہ چندہ لے جایا کرتے اور کہا کرتے کہ علیحدہ چندہ بھیجنے میں برکت نہیں ہوتی۔

بھائی نظام الدین صاحب نہایت ہی پُر جوش احمدی تھے۔ جب آپ کا بڑا لڑکا عبد الحمید نیروبی میں فوت ہوا تو انہوں نے اُف تک نہ کی، نہایت صبر سے میت کے پاس بیٹھے رہے پھر بیت میں آ کر نماز پڑھائی، اس کے بعد ہم لوگ جنازہ اٹھا کر قبرستان لے گئے۔

جب آپ نے 1916ء یا 1917ء میں ہندوستان جانے کا ارادہ کیا تو دکان کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا، میں اکیلا ہی اس بات کے مخالف تھا اور میں نے صلاح دی کہ بند نہ کریں لیکن مرحوم کو قادیان جانے کا از حد شوق تھا، ایک نہ مانی اور دکان فروخت کر دی، کہنے لگے ہزار بارہ سو روپیہ تو ضرور ہی بچ جاوے گا اور یہ ہی بہت ہے۔ جب دکان ایک دو دن میں فروخت کر دی تو ایک روز بھاگے بھاگے شام کے وقت میرے پاس ہسپتال میں آئے، میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگے آپ کو پتہ ہے کہ مجھ کو دکان سے کیا بچت ہوئی؟ میں نے کہا آپ کہتے تھے کہ ہزار بارہ سو روپیہ بچ جائیں گے۔ کہنے لگے میں بھاگتا ہوا اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو اطلاع دوں مجھ کو دکان سے نقد دس ہزار روپیہ بچ گیا ہے اور اس قدر رقم تو میرے خواب خیال میں بھی نہ تھی، اس لئے یہ تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

جب دوسری دفعہ اس ملک میں تشریف لائے تو آپ نے کھلے رستوں پر احمدیت کی دعوت الی اللہ شروع کر دی، اس وجہ سے مخالفت بہت بڑھ گئی اور آپ کی دکان نہ چلی اور آپ کو ہندوستان واپس جانا پڑا۔ پھر تیسری بار اس ملک میں تشریف لائے لیکن کام پھر بھی نہ چلا اور آپ کو واپس جانا پڑا۔ غرض مرحوم بھائی بڑے پایہ کے احمدی تھے، بڑے خوش خلق، طبیعت میں مذاق بھی بہت تھا لیکن گھر میں ہوں یا باہر، کسی دوست کے پاس ہوں یا کسی دشمن کے، احمدیت کی باتیں ہی سنایا کرتے تھے۔

(الفضل 9 جنوری 1940ء صفحہ 10)

آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت تاج بی بی صاحبہ بھی رفقاء میں شامل ہونے کا شرف رکھتی ہیں، انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے سفر جہلم 1903ء کے موقع پر بیعت کی توفیق پائی، حضور کے اس سفر جہلم کے دوران بیعت کنندگان کے اسماء اخبار البدر میں شائع ہوئے ہیں جن میں ان دونوں میاں بیوی کا نام بھی درج ہے:

713 نظام الدین خیاط جہلم

445 تاج بی بی زوجہ نظام الدین خیاط جہلم

(البدر 23/30 جنوری 1903ء صفحہ 15,16)

حضرت میاں نظام الدین صاحب حضور اقدس کے سفر جہلم کی مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''...... دوستوں نے درخواست کی کہ حضور عورتوں کو کچھ نصیحت فرمائی جاوے، عورتیں جمع ہو گئیں حضور نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں سے ان الفاظ میری بیوی نے مجھ کو سنائے کہ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ باتیں جو میں نے تم کو سنائی ہیں اگر تم ان پر عمل کرو گی تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا اور میں اس وقت تمہارے پاس اس طرح ہوں جس طرح کوئی شخص قریب المرگ ہو اور وہ سب اپنے رشتہ داروں کو بلا کر وصیت کر دے، دیکھو میرے بعد یہ یہ باتیں ہیں جن پر تم نے عمل کرنا ہوگا کیونکہ پھر اب میں تم سے نہیں ملوں گا میرا یہ آخری پیغام ہے، اسی طرح میں تم کو کہتا ہوں کہ اب پھر میں جہلم میں نہیں آؤں گا یہ میرا پیغام تم کو آخری پیغام ہے۔''

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 416,417)

حضرت تاج بی بی صاحبہ اپنے خاوند کے ساتھ ہی ہجرت کر کے قادیان آ گئی تھیں، نظام وصیت میں شامل تھیں۔ آپ نے 15۔ اگست 1928ء کو قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ حضرت میاں نظام الدین صاحب ان دنوں کاروبار کے سلسلے میں ہندوستان سے باہر تھے، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''افسوس 15۔ اگست میاں نظام الدین صاحب جہلمی کی بیوی چند دن بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئیں۔ مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں، مرحومہ کئی چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہیں۔''

(الفضل 21۔ اگست 1928ء صفحہ 1 کالم 3)

حضرت میاں نظام الدین صاحب نے دوسری شادی بھی کی تھی لیکن اُن کا نام اور حالات نہیں مل سکے۔ آپ کی اولاد میں جن کا علم ہو سکا ہے اُن میں ایک بیٹے بشیر احمد صاحب تھے جن کی وفات کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کا نکاح میاں محمد عارف آف کڑیانوالہ بعدہٗ نیروبی کے ساتھ ہوا۔

(الفضل 5 جنوری 1932ء صفحہ 2 کالم 3)

ایک بیٹے حضرت ملک محمد صادق صاحب (پیدائش اندازاً 1891ء) نے حضرت اقدس کے سفر جہلم کے موقع پر بیعت کی اور ان کی مختصر روایات رجسٹر رفقاء نمبر 5 میں موجود ہیں۔ یہ بیٹے پہلے دارالرحمت قادیان اور ہجرت کے بعد دارالرحمت ربوہ میں مقیم رہے اور 27/ اپریل 1962ء کو بعمر 71 سال وفات پا کر بوجہ موصی (وصیت نمبر 5830) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

جو مانگتا ہے پاتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے، تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے، تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 234)

مکرم مولوی محمد سلیم صاحب

خصائص لغت عرب

سطح زمین پر انواع واقسام اور بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والی قومیں آباد ہیں اور قرآن مدعی ہے کہ خدا ہر قوم کا رب ہے۔ پھر دنیا کی تمام زبانوں کو نظر انداز کر کے کامل اور عالمگیر شریعت کے لئے ''عربی زبان'' کا انتخاب کیوں؟

یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی چیز کے انتخاب کے وقت اس کے حسن وقبح اور تمام پہلوؤں پر نظر غائر ڈال لینا ازبس ضروری ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ عربی زبان بلاشبہ اپنے اندر لاجواب حسن رکھتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم جیسی سراپا نعمت کے لئے عربی ہی کا انتخاب صحیح ہوسکتا تھا بس کیونکہ اس میں بعض ایسی خصوصیات مرکوز ہیں جو بلحاظ حسن وجمال بے مثال کے لئے اور اپنی نظیر آپ ہیں کسی دوسری زبان میں ان خصائص کا وجود یقیناً عنقاء کا مترادف ہے۔ چنانچہ ذیل میں عربی زبان کی چند خصوصیات ملاحظہ ہوں۔

(1) یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ''بیان'' ایک اعلیٰ اور اچھوتی نعمت ہے۔ چنانچہ خدا نے اس کا ذکر فرمایا ہے خلق الانسان علمه البیان بحالیکہ خداتعالیٰ کی بیشمار نعمتیں انسان کو حاصل ہیں۔ ان سب کا ذکر نظر انداز کر کے نعمت ''بیان'' کا ذکر کرنا اس علم کی عظمت پر ایک زبردست گواہ ہے۔ پھر ''عربی مبین'' کہہ کر ''بیان'' کے مراتب عالیہ کو خداتعالیٰ نے عربی کے ساتھ مختص کر دیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو زبان علم ''بیان'' کا قیمتی ذخیرہ اپنے پاس رکھتی ہو اور اس میدان میں دیگر السنہ سے سبقت لے گئی ہو۔ یقیناً وہی قرآن کریم کے لئے انتخاب کی جانے کی مستحق ہے۔

اگر کسی شخص کو یہ خلجان ہو کہ دوسری زبانیں بھی علم ''بیان'' میں عربی کی ہم پلّہ ہیں۔ تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ایک خیال خام ہے جس کی حقیقت ایک مجنون کی بڑ سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں اس قدر وسعت ہے کہ ایک مفہوم کو بیشمار مختلف پیرایوں میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ بحالیکہ غیر عربی میں بمشکل ایک آدھ طریق مل سکے گا۔ مثلاً عربی میں شیر کے مفہوم کو پانچ سو اور سانپ کے مفہوم کو دو سو اسماء کے ساتھ تعبیر کرنے کی گنجائش ہے لیکن کوئی دوسری زبان عربی کی اس وسعت کا لگا نہیں کھا سکتی۔ (ایسے ہی اونٹ گھوڑا، تلوار، شراب وغیرہ بھی سینکڑوں الفاظ سے تعبیر کئے جاتے ہیں۔)

(2) مثل مشہور ہے ''احسن الکلام ماقل ودل'' یعنی بہترین کلام وہ ہے جس کے الفاظ تھوڑے ہوں مگر مطالب کا وسیع ذخیرہ اس میں محفوظ ہو۔ یہ خوبی بھی عربی ہی سے مختص ہے۔ چنانچہ غنیمت، یقین، ظن، وہم، شک، قرب (وہ رات جس کی صبح کو قافلہ نے پانی کے گھاٹ پر وارد ہونا ہو) ایسے الفاظ ہیں جس کے مفہوم کی ادائیگی کے لئے دوسری زبانوں کو کئی فقروں کی ضرورت ہے۔ پھر عربی میں صرف حرکات کے تغیر سے وہ کام نکالا جاسکتا ہے جس کے لئے دوسری زبانیں کئی کئی سطور کی محتاج ہیں۔ چنانچہ حرف خ کو جب خِ کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو اس کے معنے ہوں گے۔ ''نہ تیز چل نہ آہستہ بلکہ میانہ روی اختیار کر''۔

3۔ جس طرح بعض اوقات لطیف اشاروں، ابروں کی حرکت اور ایک خاص انداز ادا سے ایک مبسوط مفہوم کو ادا کیا جاسکتا ہے بعینہٖ اسی طرح عربی میں ایسے اشارے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً کہا کرتے ہیں۔ فلان کثیر الرماد (فلاں راکھ کے ڈھروں والا) مطلب یہ کہ وہ بہت مہمان نواز ہے۔ کیونکہ راکھ کی کثرت دلالت کرتی ہے کہ اس کے ہاں کھانا کثرت سے پکتا ہے اور کھانے کی کثرت مہمانوں کی آمد کو مستلزم ہے کیونکہ اس کے لئے کھانے والوں کا ہونا ضروری ہے۔

4۔ شاعرانہ کلام کی تاثیر اور اس کی لطافت جو اسے نثر کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ مگر شعر کی صحت کا معیار ''علم عروض'' صرف اسی زبان کی ایجاد ہے۔ دوسری زبانوں کے پاس اوزان اشعار کو پرکھنے کے لئے کوئی کسوٹی نہیں۔

5۔ کُنیت کا استعمال کم وبیش تمام قوموں میں مستحسن سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ اظہار تعظیم کا بہترین ذریعہ ہے۔ بقول شخصے

اکنیه حین انادیه لاکرمه
ولا القبه والسوءة اللقب

یعنی میں اسے کسی لقب کے ساتھ نہیں بلکہ ازراہ تعظیم کنیت کے ساتھ پکارتا ہوں۔

6۔ تشبیہ اور مجاز کو جو وسعت عربی میں حاصل ہے۔ وہ غیر زبانوں میں بالکل مفقود ہے حالانکہ تشبیہ اور مجاز اظہار معنے کا نہایت دلآویز پیرایہ ہے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

نامطرت لؤلؤاً من نرجس وسقت
وردا و عضت علی العناب بالبرد

اس شعر میں محبوبہ کے آنسوؤں کو لؤلؤ سے اور آنکھ کو نرگس سے اور رخساروں کو گلاب کے پھول سے اور حنائی پوروں کو عناب سے اور دانتوں کو بوجہ چمک اولوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

7۔ عربی زبان کا حسن بے حد وقیع اور پیارا معلوم ہونے لگتا ہے جب اس کے حروف والفاظ کی وضع میں کسی مقتدر اور حکیم ہستی کی کارفرمائیاں جلوہ گر نظر آتی ہیں۔ اس کے ایک ایک کلمہ، ایک ایک لفظ میں خداتعالیٰ کی حکمت اور پُرکیف صنعت جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ عربی میں ع۔ ر۔ ب۔ حروف کے مجموعہ میں ہمیشہ انتقال اور ترقی کے معنے ملحوظ رہتے ہیں۔ خواہ ان کی ترتیب کو عرب، بعر، رعب، برع، ربع۔ عبر۔ کسی صورت میں تبدیل کر دیا جائے۔ اسی طرح ق اور ض خواہ کسی جگہ اور کسی صورت میں اکٹھے ہو جائیں۔ قطع (کاٹنا) کے معنوں پر ضرور حاوی رہیں گے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

خوف طوالت مضمون کی تفصیل میں جانے سے مانع ہے۔ ورنہ خصائص لغت عرب ایک دلچسپ موضوع ہے جس کے محاسن نہایت دلکش اور اس کے استعارات وکنایات کے طریقے بے حد خوش کن ہیں۔ اس لئے ہم جمیع برادران ملت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ عربی زبان موتیوں کا ذخیرہ اور عجائبات کا خزینہ ہے۔ وہ لاجواب حسن اور علم و ادب کا مرقع ہے۔ اٹھیں اور اس سے مستفید ہوں۔

(مجلّہ جامعہ احمدیہ اکتوبر 1930ء)

☆..........☆..........☆

مکرم محمود احمد انجم صاحب

آسمان پر ستاروں کا جُھرمٹ ثُریا

ثریا آسمان پر پائے جانے والے بہت سے ستاروں پر مشتمل ایک مجموعے کا نام ہے۔ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ جس میں آپؐ نے ایمان کے ایک زمانے میں ثریا پر چلے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔

اس مضمون میں ثریا کا مطلب، جدید تحقیقات، مختلف شعراء کے اظہار خیال وغیرہ شامل کئے گئے ہیں۔ تاکہ اس کی دینی و دنیاوی حیثیت واضح ہو سکے۔

ثریا کا مطلب

لفظ ثریا ثروی کی تصغیر ہے۔ جس کے معنی متمولہ مالدار کے ہیں۔ اس میں تصغیر اس لئے ہے کہ مذکور ستاروں میں قدرے کثرت ہے۔ اسے انگلش میں Pleiades کہتے ہیں جو کہ یونانی لفظ ہے۔ یونانی میں Pleiades کا مطلب ہے Doves (فاختائیں)۔

یہ کئی ستاروں کے مجموعے کا نام ہے۔ ستاروں میں بعض مجموعے انگوروں کے گچھوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں اس میں سے بہترین مثال عقد ثریا کی ہے۔ ستاروں کا یہ مجموعہ ''النجم'' کے نام سے بھی موسوم ہے۔

قدیم یونان میں زمانہ جاہلیت میں یہ تصور تھا کہ یہ سات بہنیں ہیں۔ Pleiades were seven sisters. ان کی والدہ Pleione اور والد Atlas تھا جسے Zeus دیوتا کی طرف سے آسمان کو کندھے پر اٹھانے کی سزا ملی ہوئی تھی۔ ایک دن یہ سات بہنیں (یعنی یہ سات ستارے) اپنی والدہ محترمہ Pleione کے ساتھ سفر کر رہی تھیں کہ Orion نے انہیں دیکھ لیا اور وہ Pleione کے ساتھ محبت میں اور اس کی بیٹیوں کی محبت میں مبتلا ہوگیا۔ اس نے ان کی چاہت حاصل کرنے کے لئے کافی وقت گزارا مگر ناکام رہا۔ کئی سالوں کے بعد Zeus نے ان بہنوں کی مدد کی اور انہیں فاختاؤں کی صورت میں تبدیل کر کے آسمانوں کی طرف اڑا دیا جو آج ستاروں کی شکل میں نظر آتی ہیں۔

جدید تحقیقات

تحقیق کے مطابق یہ 500 اور ایک تحقیق کے مطابق 625 ستاروں کا مجموعہ ہے۔ جن میں سے 7 کو ظاہری آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر نظر تیز ہو تو 11 (گیارہ) ستارے اس کے دیکھے جاسکتے ہیں۔ چھوٹی دوربین سے 100 تک اور بڑی دوربین سے 625 ستارے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

سائنسدانوں نے ستاروں کے مجموعوں کو نمبر الاٹ کئے ہوئے ہیں۔ اس میں ثریا ستارے (جو کہ ستاروں کا مجموعہ ہیں) کا نمبر M45 ہے۔

مشہور ہیئت دان ابی الرجال نے اس کے متعلق کہا ہے ''دجاجة السّماء مع بناتها'' ترجمہ: آسمان کی مرغی اور اس کے چوزے۔ اسی کی مناسبت سے اسے انگریزی میں Hen and Chicken بھی کہتے ہیں۔

موسم خزاں سے بہار تک اس ستارے کو دیکھا جاسکتا ہے۔ مشرق میں دائیں طرف اس ستارے کے مجموعے میں سے ظاہری آنکھ سے 7 ستاروں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ موسم پرسکون ہونا چاہئے۔ یہ زمین سے 410 نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ عربوں کے ہاں تصور تھا کہ بوقت طلوع آفتاب اس کے نکلنے پر اگر بارش ہو تو وہ پیداوار کی بہتات کا باعث ہوگی۔

عرب شعراء کے کلام میں بھی ثریا کا ذکر پایا جاتا ہے۔ مشہور شاعر امرءالقیس نے کہا ہے۔

اذا ما الثُّرَیَّا فِی السّماء تعَرَّضَتْ
تعَرُّض اثناءِ الوشاحِ المفصّلِ

ایک اور شاعر نے کہا ہے۔

أیّها المنکح الثریّا سُهیلاً
عمرك اللّٰه کیف یلتقیان

یہاں لفظ ثریا عورت کے نام کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

مکرم منور احمد تنویر صاحب

میری پیاری نانی جان حمیدہ بیگم صاحبہ

میری نانی جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری چراغ دین صاحب 1899ء میں موضع کالا خطائی ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ صرف دس سال کی تھیں جب آپ کے والد محترم کی وفات ہوگئی۔ آپ کی ایک بہن اور سات بھائی تھے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد آپ کی والدہ محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ نے ہمت نہ ہاری اور اپنی تمام اولاد کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دلوائی۔ زمینوں کی دیکھ بھال خود ہی کرتیں۔ احمدیت کا نفوذ اس گھر میں آپ کے سب سے بڑے بھائی حضرت چوہدری محمد حسین صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) رفیق حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہوا۔ پھر آپ کے ایک اور بھائی چوہدری محمد ثناء اللہ صاحب نے بھی حضرت اقدس کی بیعت کی۔ اس طرح سے آہستہ آہستہ سارا گھرانہ ہی آغوش احمدیت میں داخل ہو گیا۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے 1915ء میں بعمر 16 سال بیعت کی۔ آپ کی پرورش زیادہ تر آپ کے ننھیال جو بدوملہی میں رہائش پذیر تھے وہاں ہوئی۔ کیونکہ وہاں لڑکیوں کے لئے سکول موجود تھا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ اسی سکول میں بطور معلّمہ کے ملازم ہوگئیں۔ آپ کی نانی محترمہ فضل بی بی صاحبہ زوجہ حکیم محمد اکرم صاحب بھی اپنے وقت کی بہت عالم فاضل اور خدارسیدہ بزرگ تھیں۔ گھر میں غلہ آنے پر غرباء کو بھی دیتیں اور سوت کات کر پارچات تیار کرتیں اور موسم سرما میں ضرورت مندوں میں تقسیم کرتیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی تھیں اور 1919ء میں نظام وصیت میں بھی شامل ہونے کی توفیق مل چکی تھی۔ اسی طرح سے اماں جی کی بڑی ہمشیرہ حسین بی بی صاحبہ بھی 1909ء سے ہی نظام وصیت میں شامل تھیں۔ دونوں کے یادگار کتبے بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہیں۔

1917ء میں آپ کا نکاح موضع گولیکی ضلع گجرات کے ایک معزز پیر خاندان میں محترم پیر شیر عالم صاحب (B.A.B.T، ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) کے ساتھ ہوگیا۔ یہ نکاح حضرت مصلح موعود نے پڑھایا ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک اردو کلاس میں محترم پیر شیر عالم صاحب کے بارہ میں فرمایا۔ ”ان کا خاندان پیروں کا خاندان تھا۔ اپنے علاقے میں بڑی عزت رکھتا تھا۔ زمانہ طالب علمی میں اپنے پیر خاندان سے بغاوت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں بیعت کی تھی۔ طالب عالم تھے چونکہ پیروں کا خاندان تھا ان کا بڑا رعب داب تھا ان کے رعب کی وجہ سے دل سے سچا مانتے تھے۔ مگر ڈرتے تھے۔ آخر بغاوت کردی۔“ جب اماں جی شادی کے بعد موضع گولیکی آئیں تو اس وقت یہ ایک بہت ہی پسماندہ گاؤں تھا۔ گاؤں میں کسی قسم کی سہولیات میسر نہ تھیں۔ یہ گاؤں گجرات شہر سے 16 میل کی دوری پر تھا۔ تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ لہٰذا انہوں نے گاؤں میں بچیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دینے کا جو بیڑا اٹھایا تو پھر اسے آخر دم تک نبھایا۔ گولیکی میں لجنہ قائم کی۔ 50 سال سے زائد عرصہ تک صدر اور سیکرٹری کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے۔ آپ کی ان خدمات کے صلہ میں اس وقت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے آپ کو سند خوشنودی بھی عطا کی گئی۔ چھوٹی بچیوں سے لے کر بوڑھی عورتوں تک نے آپ سے قرآن مجید پڑھا۔ گاؤں کی بچیوں کو اردو لکھنا اور پڑھنا سکھایا۔ سلائی، کڑھائی، کھانا پکانا غرضیکہ ہر قسم کی تعلیم دی اور تربیت کی۔

حسن اتفاق سے شوہر بھی ایسے ملے جو احمدیت پر جان چھڑکنے والے، بھرپور تعاون کرنے والے اور دنیاوی طور پر انتہائی تعلیم یافتہ تھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے بھی اماں جی کو ان تمام دینی اور دنیاوی کاموں میں ہر طرح کی مدد حاصل ہوتی رہی اور اماں جی کے حوصلے بلند سے بلند تر ہوتے چلے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے گھر میں بہت مالی آسودگی تھی۔ گاؤں میں گھر 4 کنال ایریا پر مشتمل تھا۔ جس کا صحن بھی بہت بڑا تھا۔ لہٰذا بچیوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ کا بھی کوئی مسئلہ نہ تھا۔ نانا جان سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے اور زمینوں سے بھی آمدنی آجاتی تھی۔ اماں جی نے اس ساری زندگی میں ایک روپیہ بھی کبھی بطور معاوضہ قبول نہیں کیا بلکہ الٹا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرورت مندوں کی حاجتیں حسب استطاعت پوری کرتی رہیں۔

صبح نماز فجر کے تھوڑی دیر بعد ہی بچیوں اور خواتین کی آمد شروع ہوجاتی اور گھر میں ایک میلے کا سا سماں پیدا ہوجاتا۔ کہیں بچیوں کو قاعدہ پڑھا رہی ہیں تو کہیں قرآن مجید ناظرہ اور کسی کو باترجمہ کسی کو سلائی کڑھائی سکھائی جارہی ہے تو کسی کو کھانا پکانا۔ ساتھ ساتھ لجنہ کے فرائض بھی ادا ہو رہے ہیں چندوں کا باقاعدہ حساب کتاب رکھتیں۔ لجنہ کے اجلاسات بھی بڑی باقاعدگی سے منعقد کرواتیں اور اس میں بچیوں سے نظمیں پڑھاتیں۔ قریباً سارا قرآن مجید ہی زبانی یاد تھا۔ ادھر کسی بچی نے پڑھنے میں کوئی غلطی کی۔ ادھر فوراً ہی آپ اس کی درستگی کروا دیتیں۔ ہر طرف ہی دھیان ہوتا۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے انتہائی پیار بلکہ والہانہ عشق تھا۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو نماز تہجد اور اشراق کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ پانچوں نمازیں بھی اپنے وقت پر ادا کرتیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے احمدیہ بیت الذکر ضرور جاتیں اور بعد از نماز کافی دیر تک دیگر خواتین کے ہمراہ وہاں قیام کرتیں اور جماعتی گفتگو ہوتی۔ اپنے تمام بچوں، اور ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی کہا کرتیں کہ میں اور تو سب کچھ برداشت کرلوں گی لیکن یہ نہیں کہ تم لوگ وقت پر باجماعت نماز ادا نہ کرو۔

دوپہر 12 بجے کے قریب بچیاں اپنے گھروں کو لوٹتیں اور نماز ظہر کے تھوڑی دیر بعد دوبارہ آنا شروع ہوجاتیں اور پھر نماز مغرب سے قبل گھروں کو واپس جاتیں اور یہ صرف ایک روز کی بات نہ تھی بلکہ روزانہ کا ہی یہی معمول تھا۔ مگر اماں جی نے کبھی بھی اکتاہٹ کا اظہار نہ کیا۔ آپ روزانہ صبح نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد قرآن مجید کی لمبی لمبی سورتوں کو بلند آواز سے پڑھتیں کہ اب بھی میرے کانوں میں وہی مسحور کن آواز گونجتی ہے۔ آپ کے ایک بھائی ڈاکٹر تھے۔ کبھی ان کے پاس جاتیں تو وہاں سے کئی دوائیاں لے آتیں اور ضرورت مندوں کو دیتیں کیونکہ گاؤں میں تو اس وقت ایسی کوئی سہولت سرے سے موجود نہ تھی۔ صدقہ وخیرات دل کھول کر کرتیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ خلیفہ وقت کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک ہوتی اس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی تلقین کرتیں۔

پردہ کی اتنی پابند تھیں کہ گاؤں کی روایات کے مطابق خواتین چادر اوڑھتی تھیں مگر آپ ہمیشہ شٹل کاک برقعہ استعمال کرتیں اور آخر وقت تک اسے ہی پہنا۔ خدا تعالیٰ کے آپ پر ان گنت فضل واحسان تھے۔ گھر میں ہر چیز کی فراوانی تھی مگر کبھی بھی اپنی ذات کے لئے کوئی خواہش نہیں کی۔ 1930ء میں نظام وصیت میں شامل ہوگئیں اور 1931ء میں ہی اپنی جائیداد کا حصہ بھی ادا کردیا۔ 1947ء سے قبل کئی دفعہ قادیان جانے کی توفیق ملتی رہی اور بعد میں جب قادیان جلسہ پر قافلے جانے شروع ہوئے تو ان میں بھی کئی بار شمولیت کا موقعہ ملا۔ قادیان جانا اپنے لئے ایک بہت بڑی سعادت سمجھتی تھیں۔ بیت المبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اس دور میں جو حضرت مسیح موعود کی کتب کے امتحانات لئے جاتے تھے آپ ان میں بھی ضرور شرکت کرتیں، اپنی بیٹیوں کو بھی امتحان دلواتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 27 جنوری 1999ء کو اپنی فرمودہ ایک اردو کلاس میں جب آپ ان کے بڑے بیٹے پیر محمد عالم صاحب (کارکن P.S دفتر) کا بچوں سے تعارف کروا رہے تھے تو آپ نے ان کے بارہ میں فرمایا۔ ”وفات تک یعنی 92 سال کی عمر تک ان کی والدہ صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ میں ان کو جانتا ہوں میرے ساتھ ان کا بہت تعلق تھا۔ بڑا ہی روشن دماغ تھا۔ آخر وقت تک بالکل واضح سوچ تھی جسم کمزور ہوگیا تھا مگر دماغ بہت روشن تھا۔ ان کا جو مجھ سے تعلق ہے ان کو جو مجھ سے پیار تھا وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کو میری امی سے بہت محبت تھی۔ قادیان میں وہ ان کے پاس جایا کرتی تھیں صرف ملنے کی خاطر۔ اسی وجہ سے مجھے خدا تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز کیا اس تعلق کی وجہ سے مجھے ملنے آیا کرتی تھیں۔ ان کو جو خاص بات ہے جس کی وجہ سے گولیکی پہ ان کا بہت احسان ہے ساری عمر انہوں نے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا ہے۔ ایک ہزار سے زائد بچیاں گولیکی اور اردگرد کی ان سے قرآن پڑھتی رہیں۔ ساری عمر قرآن کی خدمت پہ رہیں۔“ پھر بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ”تم لوگوں کو کتنا اچھا سبق ملا۔ احمدی خواتین ایسی ہونی چاہئیں۔ جیسے پیر صاحب کی والدہ تھیں“۔

(روزنامہ الفضل، 18/اکتوبر 1999ء)

اماں جی کے ایک بیٹے پیر سلطان عالم صاحب جو واقف زندگی تھے۔ 1947ء کے فسادات کے دوران صرف 25 سال کی عمر میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے تھے۔ اس وقت آپ بطور نائب ناظر ضیافت کے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ پیر سلطان عالم صاحب کے دو بہت چھوٹے چھوٹے بچے تھے مگر دادی نے اپنے دونوں پوتوں کو بہت محبت اور شفقت دی اور انہیں اپنے بچوں کی طرح پالا۔ پھر آپ کی ایک جوان بیٹی کی وفات، ایک جوان داماد کی وفات، شوہر کی وفات اور پھر بڑھاپے میں دوسرے داماد (چوہدری بشیر احمد ریلوے ریٹائرڈ) کی وفات ہوگئی۔ مگر آپ صبر اور شکر کا پہاڑ بنی رہیں اور اللہ کی رضا پر راضی رہ کر اپنے مولا کو خوش رکھا۔

یہ اخلاص وفا کا پتلا اور بے نفس مجسمہ تمام قسم کے غم وہم کے سمندروں کو چیرتا ہوا آخر خود بھی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ آپ کی وفات مورخہ 18 مئی 1990ء بعمر 91 سال گولیکی میں ہوئی۔ اسی روز آپ کے چھوٹے بیٹے محترم پیر حمید عالم سجاد صاحب آپ کو ربوہ دفنانے کے لئے آئے اور بعد از نماز مغرب بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقویٰ کیا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔“

”اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 21)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد چودھری صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک ناصر مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب عمر 63 سال کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم محمود احمد صاحب کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق مکرم ناصر محمود بٹ صاحب معلم سلسلہ دھیرو کے کو ملی۔ تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے مکرم محمود احمد صاحب سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔

جماعت احمدیہ دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چھ بچوں عزیزم وقار محمود صاحب ولد مکرم محمود احمد صاحب عمر 13 سال، عزیزم شیراز احمد ولد مکرم اعجاز احمد صاحب عمر 13 سال، عزیزم اسد اعجاز ولد مکرم اعجاز احمد صاحب عمر 12 سال، عزیزم اسد مظفر ولد مکرم مظفر احمد صاحب عمر 13 سال، عزیزم عمر شہباز ولد مکرم جاوید اقبال صاحب عمر 12 سال عزیزم ربّان احمد ولد مکرم منیر احمد صاحب عمر 12 سال کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفق ملی۔ تمام بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق مکرم ناصر محمود بٹ صاحب معلم سلسلہ دھیرو کے کو ملی۔ تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے تمام بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینے قرآن کریم سے روشن کر دے، اس کی تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

مکرم ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب آف مریدکے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ذوالنور شہزاد صاحبہ نے امسال میٹرک کے امتحان میں لاہور بورڈ سے 971/1100 حاصل کر کے اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم شیخ سلیم صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم عبدالعزیز خان صاحب آف خوشاب حال فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ کی یہ کامیابی آئندہ زندگی کی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار فرماتا رہے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم فضل کریم صاحب سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤ الدین تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مستنصر احمد بعمر 20 سال، دو سال سے فالج اور شوگر کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم تنویر احمد سیال صاحب۔ جوڑا ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو اور حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی مکرمہ آپا امۃ الشافی سیال صاحبہ مورخہ 6 دسمبر 2014ء کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے بیت النور لاہور میں آپ کا جنازہ پڑھایا۔ مکرم حمید نصر اللہ صاحب کی آپ خالہ تھیں۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں، صوم و صلوٰۃ اور چندہ جات کی پابند تھیں اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی خاتون تھیں۔ مہمان نوازی اور غریبوں کی مدد کرنا ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

منظور شدہ کالونیاں

درج ذیل کالونیاں مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ سے منظور شدہ ہیں۔

1۔ دارالانوار کالونی ملحقہ دارالعلوم جنوبی

2۔ مسرور ٹاؤن 3۔ پیس ویلیج

4۔ گارڈن ایونیو نمبر 1 (ملحقہ رحمٰن کالونی)

جن احباب نے مندرجہ بالا کالونیوں میں پلاٹ اپنے نام منتقل کروائے ہیں۔ ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ اپنی ملکیتی رجسٹری و انتقال کی نقل بمعہ اپنے موجودہ مکمل پتہ و فون نمبر دفتر مضافاتی کمیٹی میں پہنچا دیں۔ تا کہ دفتری ریکارڈ میں اندراج کیا جا سکے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہو گئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

8 فروری 2015ء

1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am راہ ہدیٰ
3:30 am سٹوری ٹائم
3:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
5:10 am عالمی خبریں
5:30 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
5:55 am الترتیل
6:20 am جلسہ سالانہ یوکے
23 جولائی 2011ء
7:30 am سٹوری ٹائم
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
9:05 am ایم ٹی اے ورائٹی
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:30 am یسرناالقرآن
11:50 am گلشن وقف نو
12:55 pm فیتھ میٹرز
1:50 pm سوال و جواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
(سپینش ترجمہ)
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:40 pm یسرناالقرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
7:10 pm Shotter Shondhane
8:15 pm گلشن وقف نو
9:20 pm آداب زندگی
10:00 pm کڈز ٹائم
10:30 pm یسرناالقرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm گلشن وقف نو

9 فروری 2015ء

12:30 am فیتھ میٹرز
1:35 am Roots to Branches
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:15 am اوپن فورم
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
4:10 am سوال و جواب
5:20 am عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
6:10 am یسرناالقرآن
6:35 am گلشن وقف نو
7:35 am اوپن فورم
8:10 am Roots to Branches
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:40 am الترتیل
12:00 am حضور انور کا دورہ بھارت
27 نومبر 2008ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm ایم ٹی اے ورائٹی
2:00 pm فرنچ سروس یکم دسمبر 1997ء
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر 2014ء
4:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اپریل 2009ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا دورہ بھارت
27 نومبر 2008ء

10 فروری 2015ء

12:30 am صومالیہ سروس
1:10 am سیرت حضرت مسیح موعود
1:30 am راہ ہدیٰ
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اپریل 2009ء
4:00 am ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
6:00 am الترتیل
6:30 am حضور انور کا دورہ بھارت
7:25 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اپریل 2009ء
8:50 am ایم ٹی اے ورائٹی
9:20 am علم الابدان
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:35 am یسرناالقرآن
12:00 pm حضور انور کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ آئرلینڈ کی ملاقات
27 ستمبر 2014ء
1:00 pm الف اردو
1:20 pm آسٹریلین سروس
1:50 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء
(سندھی ترجمہ)
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
درس مجموعہ اشتہارات
5:45 pm یسرناالقرآن
6:00 pm اوپن فورم
6:30 pm سپاٹ لائیٹ
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm سپینش سروس
8:35 pm آداب زندگی
9:15 pm الف اردو
9:35 pm دستاویزی پروگرام
10:30 pm یسرناالقرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm ملاقات پروگرام

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 2 فروری

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:45

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

2 فروری 2015ء

6:45 am گلشن وقف نو
8:35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء
12:05 am حضور انور کا دورہ بھارت
26 نومبر 2008ء
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اپریل 2009ء
9:00 pm راہ ہدیٰ

مکان برائے فروخت
سنجیدہ آفر پر فوری فروخت کرنا ہے۔
رقبہ دس مرلے، تین بیڈ روم، سٹنگ روم۔سٹڈی روم۔ کچن۔پورچ۔خوب مضبوط اور اونچا بنا ہوا مکان ہے۔
رابطہ 03361758760,03336709576:
عظیم پارک (ناصر آباد جنوبی) ساہیوال روڈ ربوہ

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P.C.R.C.H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

گرینڈ سیل میلہ
مورخہ 31 جنوری تا 10 فروری تمام لیڈیز، جینٹس اور بچوں کے جوتوں کی قیمتوں میں غیر معمولی کمی

مردانہ جوگر	بچوں کے جوگر	لیڈیز جوتے
600/-	250/-	300/-
750/-	350/-	400/-
850/-		500/-

مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد 0302-7682815

سیل۔سیل۔سیل
لہنگا ساڑھی برائیڈل سوٹ انتہائی کم ریٹ پر دستیاب ہیں۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
/servisshoespointrabwah

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10